بدھ 4 دسمبر 2002ء 28 رمضان 1423 ہجری - 4 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 277

مقدس بال

جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی ٹوپی گم ہوگئی- بڑی تلاش کے بعد وہ ملی تو حضرت خالدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے عمرہ کے موقع پر بال کٹوائے تو لوگوں نے سر کے اطراف کے بال حاصل کر لئے اور میں نے حضورؐ کی پیشانی کے بال لے لئے اور اس ٹوپی میں رکھ لئے - اب یہ ٹوپی ہر جنگ میں میرے ساتھ ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اس کی برکت سے میری مدد فرماتا ہے-

(مستدرك حاكم كتاب معرفة الصحابه مناقب خالد بن وليد حديث نمبر 5299)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجب برکت ہوتی ہے- اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے- حدیث میں آیا ہے کہ ایک گنہگار خدا تعالیٰ کے سامنے لایا جاوے گا- خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کوئی نیک کام کیا؟ وہ کہے گا کہ نہیں- پھر خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ فلاں مومن تو ملا تھا وہ کہے گا خداوند میں ارادتاً تو کبھی نہیں ملا وہ خود ہی ایک دن مجھے راستہ میں مل گیا- خدا تعالیٰ اسے بخش دے گا- پھر ایک اور موقعہ پر حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرے گا کہ میرا ذکر کہاں پر ہو رہا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ایک حلقہ مومنین کا تھا جہاں دنیا کے ذکر کا نام و نشان بھی نہ تھا' البتہ ذکر الٰہی آٹھوں پہر ہو رہا ہے- ان میں ایک دنیا پرست شخص تھا- اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس دنیادار کو اس ہم نشینی کے باعث بخش دیا- (-) بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جہاں ایک مومن امام ہو اس کے مقتدی پیش ازیں کہ وہ سجدہ سے سر اٹھا دے بخش دیئے جاتے ہیں-

مومن وہ ہے کہ جس کے دل میں محبت الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو- اس نے فیصلہ کر لیا ہو- کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت میں بھی خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑے گا- اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کب کسی کا کانشنس کہتا ہے کہ وہ ضائع ہو گا کیا کوئی رسول ضائع ہوا؟ دنیا ناخنوں تک ان کو ضائع کرنے کی کوشش کرتی ہے' لیکن وہ ضائع نہیں ہوتے جو خدا تعالیٰ کے لئے ذلیل ہو وہی انجام کار عزت و جلال کا تخت نشیں ہو گا- ایک ابوبکرؓ ہی کو دیکھو جس نے سب سے پہلے ذلت قبول کی اور سب سے پہلے تخت نشین ہوا- اس میں کچھ شک نہیں کہ پہلے کچھ نہ کچھ دکھ اٹھانا پڑتا ہے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 31)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں 2 دسمبر 2002ء کی اطلاع

(مرسلہ: محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی- الحمدللہ-

مورخہ 3 دسمبر بروز منگل کو وہ ماہر سرجن جنہوں نے حضور انور کا آپریشن کیا تھا معائنہ کر رہے ہیں- اس کے ساتھ کچھ ٹیسٹ بھی ہونگے جن سے آپریشن کی کامیابی کا تعین ہو سکے گا-

احباب جماعت اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی والی لمبی فعال زندگی کیلئے دعائیں' صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں- اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد حضور انور کو شفاء کاملہ سے نوازے- آمین یارب العالمین

پیارے واقفین نو/واقفات کیلئے

وکالت وقف نو کے تمام کارکنان کی طرف سے آپ سب کو اس عیدالفطر کی بہت بہت مبارک قبول ہو-

اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے بھرپور دعائیں کریں- نیز خوشی کے اس مبارک موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق اپنے غریب بہن بھائیوں رشتہ داروں' ہمسایوں اور ضرورت مندوں کو اپنی خوشیوں میں ضرور شامل کریں- اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہم سب کو حقیقی خوشیوں سے نوازے- آمین

(وکیل وقف نو تحریک جدید)

المناک ٹریفک حادثہ

ایک ہی خاندان کے سات افراد وفات پا گئے

احباب جماعت کو نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم قریشی عطاء اللہ صاحب مرحوم پنشنر صدر انجمن احمدیہ برادر مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی فیملی کے سات افراد ایک المناک حادثہ میں فیصل آباد کے قریب مورخہ 2 دسمبر 2002ء بروز سوموار کی صبح وفات پا گئے-

تفصیلات کے مطابق مکرم رفعت محمود ہاشمی صاحب اپنی والدہ' بہنوئی' اہل و عیال اور ہمشیرہ کے ہمراہ اپنی بھاوجہ اہلیہ مکرم انعام اللہ ہاشمی صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و رشتہ ناطہ ضلع فیصل آباد کی تیمارداری کیلئے فیصل آباد آئے ہوئے تھے علی الصبح واپس شیخوپورہ جاتے ہوئے گٹ والا کے قریب سامنے سے آنے والی تیز رفتار بس کی ٹکر کے نتیجہ میں کار میں موجود تمام سات افراد وفات پا گئے-

اسی روز دوپہر دو بجے پیپلز کالونی فیصل آباد میں ان کی نماز جنازہ مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر ضلع

باقی صفحہ 8 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1951ء ②

27 مئی — حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1900ء)

29 مئی — قادیان کے ہندو لالہ ملاوامل جو حضرت مسیح موعود کے بہت سے سفروں کے ہمراہی اور متعدد پیشگوئیوں کے گواہ تھے فوت ہو گئے۔

مئی — بیرونی ممالک میں دعوت الی اللہ کرنے والے مربیان نے پنجاب اور سرحد کا دورہ کیا اور جماعت کی مساعی کے دلچسپ واقعات بیان کئے جن کا بہت اچھا اثر پڑا۔

5 جون — حضور نے خواتین کے لئے جامعہ نصرت ربوہ کا افتتاح فرمایا۔ اس کی نگران حضرت سیدہ ام متین اور پرنسپل فرخندہ اختر صاحبہ تھیں۔ یہ کالج حضور کی ذاتی کوٹھی میں 16 طالبات کے ساتھ جاری ہوا۔

28 جون — بارہ درویشان قادیان کے اہل وعیال پاکستان سے قادیان جا کر آباد ہو گئے۔

3 جولائی — حضرت حافظ جمال احمد صاحب کی ماریشس میں وفات کے بعد حافظ بشیر الدین صاحب ماریشس پہنچے۔

6 اگست — سیلون مشن کی باقاعدہ بنیاد محمد اسماعیل منیر صاحب نے رکھی۔

28 اگست — یوم تحریک جدید کے موقع پر حضور نے ولولہ انگیز پیغام دیا 5 راکتوبر کو دوسرا یوم تحریک جدید منایا گیا۔

اگست — بیت مبارک ربوہ کی تکمیل ہوئی۔ اس کا نقشہ حفیظ الرحمان صاحب نے تیار کیا اور تعمیر کی نگرانی حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے کی۔

اگست — مولانا نسیم سیفی صاحب نے نائیجیریا سے ''دی نائیجیریا احمدیہ بلیٹن'' شروع کیا جو پہلے سائیکلوسٹائل ہوتا تھا اگست سے پریس میں چھپنے لگا۔ دسمبر میں اسے The Truth کے نام سے باتصویر ماہوار اخبار کی صورت دے دی گئی۔

اگست — جماعت احمدیہ سیلون کا انگریزی اخبار The Message جو 43ء سے بند ہو چکا تھا۔ اگست 51ء سے دوبارہ شروع ہو گیا۔

اگست — ربوہ سے رسالہ ''التبلیغ'' کا اجرا۔ یہ ٹریکٹ کی صورت میں شائع ہوتا تھا۔ اور مخالفین کی شرانگیزیوں کا ازالہ کرتا تھا۔ تمام سرکاری عہدیداران کے علاوہ ہر طبقہ زندگی کے معززین کے نام بھجوایا جاتا تھا اس کی اشاعت 53ء میں چودہ ہزار تک پہنچ گئی۔ 53ء میں حکومت نے اسے بند کر دیا۔

یکم 2 ستمبر — امریکن احمدیوں کی چوتھی سالانہ کانفرنس کلیولینڈ میں منعقد ہوئی حاضری دو سو تھی۔

19 ستمبر — حضرت میاں محمد صاحب مندرانی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

21 ستمبر — مانسہرہ میں حضرت مولوی عبدالغفور صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور ان کے 7 سالہ بچے عبداللطیف کو شہید کر دیا گیا۔

29 ستمبر — جماعت انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ کیلئے حضور نے خصوصی پیغام بھجوایا۔

30 ستمبر — سیرالیون میں پہلا وقار عمل منعقد ہوا۔

کشکول میں بھر دے

کیا درد ملا آج کہ دل ڈوب رہا ہے
کیا غم ہے کہ آنکھوں سے ڈھلا اشک بنا ہے

یہ کس کی علالت کی خبر دیتے ہو قاصد
دل ہجر میں پہلے ہی مرا زخم بھرا ہے

وہ دور کوئی ہجر میں بے خانماں مجبور
لب بستہ ہے دل گیر ہے مغموم کھڑا ہے

خاموشی ہے ایسی کہ وساوس کا سمندر
ہے کیسی تپش صبر کا دامن بھی چھٹا ہے

ہر رات مری دنیا میں اک صبر کا صحرا
ہر دن کہ اسی یاد میں مشغول رہا ہے

اک عرصہ سے اظہار تمنا پہ ہے قدغن
مدت سے مرے دل کا وہ مہمان چھپا ہے

اک دور سے الطاف نظر دید کا طالب
وا چشم کئے ہے سر تسلیم جھکا ہے

اے کاش وہ بیمار ہو پھر شاداں و فرحاں
دل غم سے مرا خون ہوا خون ہوا ہے

خاموش نگاہوں میں تڑپ دید کے قابل
سجدوں میں مناجات ہیں نالہ ہے دعا ہے

خیرات شفا ہو میرے محبوب کی مولیٰ
''کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے''

ڈاکٹر کریم احمد شریف

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی

مجلسِ عرفان

ریکارڈنگ 4 نومبر 1994ء

سوال: ایک رشین نے چند سال قبل ایک Sea Baby پکڑی تھی۔ جس سے یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ اٹلانٹک (Atlantic) کا کوئی گم شدہ شہر بھی تھا۔ اس بارہ میں حضور کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: یہ جتنی باتیں ہیں۔ ان میں زیادہ تر تو Excite کرنیوالے اور Romantic اخبارات رسالے وغیرہ ہیں۔ ان سے حاصل کردہ خبریں ہیں کیونکہ انسانی فطرت میں کچھ تعجب کی تلاش رہتی ہے اور اس کی وجہ سے بعض لوگ سنسنی خیز خبریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ یہ جو اٹلانٹک کا مضمون ہے اور یہ اس سے ملتے جلتے جتنے مضامین انہوں نے بیان کئے ہیں۔ وہ سارے ایسے رسالے سے لئے گئے ہیں۔ جو بالکل غیر مستند ہے۔ اب رشین نے Sea Baby پکڑی تھی۔ بالکل غلط ہے کوئی اس کی بنیاد ہی نہیں۔ اور ڈوبے ہوئے شہر کا بھی کوئی وجود نہیں ہے۔ ایک فرضی کہانی ہے جو چل رہی ہے اس میں تو شک نہیں کہ دنیا میں کئی ایسے شہر ہوں گے جو غرق ہو گئے ہوں گے۔ زمینیں بھی دفن ہو جاتی ہیں۔ لیکن کوئی سائنٹیفک ثبوت ابھی تک سائنس کی ترقی کے باوجود حاصل نہیں ہوا جس میں یہ کہا جائے کہ ایک بہت عظیم الشان شہر من وعن اب تک زمین کے نیچے سمندر کی تہہ میں دفن ہے۔ اور اس سے اور بھی عجیب وغریب باتیں منسوب کر لی جاتی ہیں کہتے ہیں کہ اٹلانٹس کی تہذیب بہت ایڈوانس ہو چکی تھی۔ وہاں کے لوگ بہت ترقی کر چکے تھے۔ اور گویا سمندر میں غرق ہونے کے باوجود ابھی بھی وہاں سے رابطے ہوتے ہیں۔ یہ سب کہانیاں ہیں۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود پنجابی تھے انہوں نے اردو میں کیوں کتابیں لکھیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود پنجابی بھی تھے اور ہندوستانی بھی تھے۔ یعنی وہ ہندوستان۔ جس میں پاکستان بھی شامل ہے ہندوستان بھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ اللہ نے اردو میں آپ سے زیادہ تر کام لیا ہے۔ ورنہ پنجاب تو ایک محدود علاقہ ہے۔ اور اس کی زبان بھی محدود ہے اردو آج بھی تنہا وہ زبان ہے جو ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کچھ نہ کچھ سمجھی جاتی ہے یا کہیں باقاعدہ زبان ہے۔ پاکستان میں اردو سب صوبوں کی مشترک زبان ہے۔ یہ وہ زبان ہے جس نے دنیا میں پھیلنا ہی پھیلنا تھا۔ صرف ہندوستان سے اس کا تعلق نہیں تھا۔ بلکہ اب ساری دنیا میں جہاں جہاں ہندوستان اور پاکستان سے لوگ پھیل رہے ہیں۔ اور کوئی دنیا کا ایسا خطہ نہیں رہا جہاں ان کا اثر نہ پہنچا ہو۔ وہاں زبان اردو ہی ہے جو زیادہ تر آپس میں تبادلہ خیالات کے لئے یا اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے یہ حضرت مسیح موعود نے غالباً لکھا ہے یا شاید حضرت مصلح موعود نے لکھا ہو کہ خدا تعالیٰ نے جو اردو کو منتخب فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ زمانہ میں اس زبان کا اثر بہت وسیع ہوگا۔

سوال: کیا لڑکیاں سائیکل چلا سکتی ہیں؟

جواب: سائیکل چلانا لڑکیوں کے لئے بالکل منع تو نہیں ہے لیکن یہ خیال ضروری ہے کہ اس سے ان کے لئے کسی قسم کے روزمرہ کے خطرات نہ ہوں۔ مثلاً بازاروں میں اگر سائیکل چلاتی پھریں تو کہیں ٹکر لگتی ہے، کہیں کچھ ہوتا ہے۔ حلیہ بگڑتا ہے۔ زمین پر گرتی ہیں۔ اور یہ روزمرہ کی بات ہے۔ کار سے ایکسیڈنٹ ہو جاتے ہیں مگر اس کی بالکل نوعیت اور ہے۔ وہ زندگی کا خطرہ ہے۔ لیکن اپنی عزت اور اپنے وقار کا اتنا خطرہ نہیں ہوتا۔ سائیکل جو ہے وہ بہت حد تک وقار کا خطرہ بن جاتا ہے۔ اور غنڈوں کے لئے بداخلاق لوگوں کے لئے ایسی لڑکیوں کو شرارت کے ساتھ گرا دینا یہ کوئی بعید بات نہیں ہے۔ اس لئے مجھے سائیکل کے متعلق اصولاً تو اعتراض ہرگز نہیں ہے کہ لڑکی چلائے۔ لیکن جگہ دیکھ لے۔ مناسب جگہ ہو۔ ماحول صاف اور ستھرا ہو۔ ضرور چلائے۔ میں نے اپنی بچیوں کو خود سائیکل چلانا سکھایا تھا۔ اب ہم باہر کبھی ایسی جگہ جاتے ہیں۔ جہاں فضا سازگار ہو اور کھلے جنگل میں پردے کی دقتیں نہ ہوں۔ تو وہاں وہ خوب سائیکل چلا لیتی ہیں۔ اس لئے جو بات میں نے اپنی بچیوں کے لئے جائز سمجھی آپ کے لئے کیسے ناجائز سمجھ سکتا ہوں۔ مگر میں نے سارا پس منظر بتا دیا ہے۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عورتیں لنڈن کی گلیوں میں سائیکل چلاتی پھریں۔

سوال: کیا لڑکے دوسری لڑکیوں کے ساتھ سوئمنگ کر سکتے ہیں؟

جواب: بالکل سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لڑکی کا اپنی زینت کو چھپانا عام لباس میں بھی ایک خصوصی دینی ہدایت ہے اور سوئمنگ میں تو بالکل بے حیائی ہے اور زینت چھپانے کا کیا سوال۔ اس میں تو زینت کو حد سے زیادہ اچھال کر نظروں کے سامنے لانے کی بات ہے۔

سوال: کیا لڑکے دوسرے لڑکوں کے ساتھ سوئمنگ کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں لیکن اگر اپنے لباس کو ٹھیک رکھیں۔ اس میں بے حیائی نہ ہو۔ بعض ننگے بھی نہاتے ہیں۔ جو بہت ہی بے ہودہ بات ہے۔ ہم نے خود دیکھا تھا کینیڈا میں ایک جگہ لے کے گئے، جہاں سلفر کے پانی کیوجہ سے بہت گرم پانی طبعی ہے اور سنا تھا کہ وہاں نہانے کا بھی انتظام ہے۔ تو وہاں جاتے ہی ہمیں واپس آنا پڑا۔ کیونکہ دور سے جو نظارہ نظر آیا تھا وہ یہ تھا مرد ننگے نہا رہے تھے۔ اگرچہ وہاں مردوں عورتوں کا الگ الگ انتظام تھا لیکن ایسی جگہ نہیں تھی کہ وہاں جا کے انسان کچھ دیر ٹھہر سکے۔

سوال: تعویذ گنڈے کروانے کے بارے میں ارشاد فرمائیں کیا یہ اچھی بات ہے یا بری؟

جواب: ہزار دفعہ یہ گفتگو جماعت میں مختلف وقتوں میں علماء کے ذریعہ بھی اور خلفاء کے ذریعہ بھی سامنے آ چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں بھی ہے۔ یہ اس طرح بات کر رہی ہیں جس طرح نئی بات ہوتی ہے۔ تعویذ گنڈہ وغیرہ کو دستور زندگی بنا لینا حد سے زیادہ جہالت ہے۔ اور تمام دینی معاشرہ کی روح اس سے تباہ ہو جائے گی۔ اصل دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے تیرہ سو سال کی جو رسوم کے خلاف ایک عظیم جہاد فرمایا۔ اور دین حق کو اس کی اصل صورت پہ بحال کرنے کے لئے بہت بڑی جدوجہد فرمائی ہے۔ یہی دراصل حقیقی مجددیت ہے۔ اسی کا نام مہدویت ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اب جماعت جو ابھر کر اور نکھر کر دنیا کے سامنے آئی ہے اس کا مرکزی نقطہ دعا ہے۔ اس کی ساری زندگی اس کے تمام اعمال اور تمام کامیابیاں اس کی تمام کاوشیں اس کے غم وفکر کے علاج دعا میں ہیں۔ اور دعا کو چھوڑ کر تعویذ گنڈوں کی طرف جانا حد سے زیادہ جہالت ہے۔ یہ تاریک زمانے کی پیداوار باتیں ہیں۔ اور ایسی قوموں کو دعا سے ہٹا کر جادو منتر وغیرہ کی طرف منتقل کر دیتی ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دم کی اجازت دی۔ یہ ایک بالکل الگ بات ہے۔ تعویذ گنڈے کا معاشرہ پیدا کرنا بالکل الگ بات ہے۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں ایسا ہرگز یہ کوئی معاشرہ نہیں تھا۔ دعا ہی کا معاشرہ تھا۔ اور جس دم کی بات کرتے ہیں اس میں سورۃ فاتحہ بطور دعا استعمال ہوتی ہے اور وہ اب بھی اسی طرح جائز ہے۔ فاتحہ کو دعا کے طور پر آپ چاہے پانی پر پڑھ کے دم کریں اور نفسیاتی لحاظ سے اس کو برکت کے لئے دے دیں۔ اس حد تک تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن تعویذ گنڈے کی جو یہ بات کر رہی ہیں یا کر رہے ہیں جو بھی ہے لکھنے والا۔ یہ تو بہت خطرناک بیہودہ رسم ہے۔ جو روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جانے والی ہے اور حضرت مسیح موعود کے آنے کے مقاصد کے بالکل برعکس تحریک ہے۔ بالکل برعکس جماعت کا رخ موڑنے والی بات ہے۔

سوال: اگر کسی کی امانت مثلاً رقم وغیرہ گھر میں ہو تو کیا ضرورت پڑنے پر وہ استعمال کی جا سکتی ہے؟

جواب: امانت کا مسئلہ خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے امانت کے متعلق چند احتیاطیں ضرور پیش نظر رہنی چاہئیں ورنہ انسان خائن ہو سکتا ہے۔ اگر امانت بغیر شرط کے ہو، کچھ وضاحت نہ ہو تو استعمال کی اجازت ہے یا نہیں تو اس کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر انسان اس امانت کو استعمال کرے تو عندالطلب اسے پیش کرنا ضروری ہے۔ اور یہ بہانہ قابل قبول نہیں ہوگا۔ کہ میں نے تھوڑی دیر کے لئے استعمال کر لی۔

اس کا دینا لازم ہے اسی لمحہ جس لمحے اس کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس نقصان کا وہ ذمہ دار ہے۔ لیکن امانت میں اگر وہ تصرف نہیں کر رہا۔ کوئی امانت رکھوا گیا ہے اور وہ چوری ہو جاتی ہے یا ثابت ہو جائے کہ وہ چوری ہو گئی ہے یا گھر کو نعوذ باللہ آگ لگ جاتی ہے ایسی صورت میں وہ اس امانت کا دین دار نہیں رہتا لیکن جہاں اس نے تصرف شروع کیا وہاں اس کا دین دار بن جائے گا۔ وہ وقتی طور پر ایک مستعار رقم بن جاتی ہے اور اس کو واپس کرنا قطع نظر اس کے کہ ضائع ہوئی یا باقی بچی لازم ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ خوب احتیاط کر لینی چاہئے۔ امانت لیتے وقت وضاحت کروا لینی مناسب ہے کہ اس امانت کی کیا حیثیت ہے۔ اگر وہ کہے کہ وہ امانت ہے۔ صرف امانت ہے۔ تو اس کو ہاتھ نہ لگانا ہی تقویٰ ہے ورنہ آپ کے لئے خطرات پیدا ہوں گے۔ اگر اس سے پوچھ لیا جائے کہ کیا اس کو میں اپنی ذات پر استعمال کر سکتا ہوں؟ اور جب آپ مطالبہ کریں تو کتنی دیر کے اندر میں نے یہ پیش کرنا ہے۔ تو جو بھی وہ کہے اس کے مطابق پھر کارروائی کریں اور ایسی جگہ اس کو Invest نہ کریں کہ اس عرصہ واپسی کے اندر آپ عہد کے مطابق اسے واپس نہ کر سکیں۔ اور ایسی صورت میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر آپ کو نقصان پہنچتا ہے تو آپ دین دار ہوں گے۔ پھر امانت میں بعض دفعہ یہ شرطیں بھی لگا دی جاتی ہیں کہ تم اسے استعمال کرو۔ سرمایہ کاری کرو۔ اور منافع میں میں بھی شریک ہوں گا۔ امانت میں اگر شراکت کی شرائط داخل کر دی جائیں تو اس کا مسئلہ امانت کے دائرہ سے نکل کر شراکت کے دائرہ میں داخل

ہو جاتا ہے۔!

سوال: قرآن پاک کی بہت سی جگہوں پر جہاں جہاں بیویوں کا ذکر آیا ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذکر آتا ہے کہ جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کو اگر باقاعدہ نکاح کے ذریعہ عقد میں لایا جاتا تھا۔ تو وہ تو بیویاں ہوئیں نہ کہ وہ جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کو بیویوں سے علیحدہ پیش کرنے کا کیا مقصد ہے؟

جواب: یہ بالکل درست ہے کہ درحقیقت اس مسئلہ میں چونکہ مختلف علماء اور بزرگوں نے مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے الجھنیں باقی رہ گئی ہیں۔ اور میرے نزدیک یہ بات درست ہے کہ وہ اس زمانہ کے حالات میں جو آئندہ بھی آ سکتے ہیں، جب آئیں گے ان پر عمل درآمد ہوگا۔ یہ نہیں کہ یہ ماضی کا حکم ہے۔ بعض حالات سے تعلق کا حکم ہے۔ وہ حالات ان احکامات کی شرائط ہیں۔ وہ شرائط جس جگہ جہاں بھی پیدا ہونگی وہ احکام دوبارہ عمل دکھائیں گے۔ وہ شرائط یہ تھیں۔ حالات یہ تھے کہ عربوں میں چونکہ غلامی کا رواج تھا اور ساری دنیا میں تھا۔ اس لئے اس زمانہ میں غلام عورتیں اور غلام مرد بکا بھی کرتے تھے۔ جب تک قرآن کریم نے بالآخر غلامی کا صفایا نہیں فرمایا اور اس طریق کو کہ کسی آزاد کو پکڑ کر بیچ دیا جائے قطعاً رد نہیں فرمادیا۔ اس وقت تک یہ طریق رائج تھا پہلے معاشرے کے ورثے کے طور پر جو رسمیں عربوں میں رائج تھیں، انہوں نے مال خرچ کئے اور غلام خریدے۔ ان کو جرام قرار دے کر دین حق نے آزاد کروایا۔ دین نے کثرت کے ساتھ ان کی آزادی کے ذرائع مہیا فرما دیئے۔ نصیحتیں کیں۔ گناہوں کی پاداش کے نتیجہ میں بھی مسلمانوں کو کفارے کے طور پر غلام آزاد کرنے کی بکثرت تلقین فرمائی خدا کی رضا کی خاطر غلام آزاد کرنے کی کثرت سے تلقین فرمائی۔ تو ان کو آزاد کرنے کے رستے بہت کھول دیئے۔ لیکن داخل ہونے کے وہ رستے بند کر دیئے جو اس زمانہ میں رائج تھے کہ کسی آزاد پر غلبہ پا کر اسے بیچ دیا جائے۔ اور قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ فرمایا کہ سوائے خون ریز جنگ کے کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ کسی کو غلام بنائے اور اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے اس بات سے منع فرمایا بلکہ انذار فرمایا کہ جس کو خدا نے آزاد پیدا کیا ہے کون ہے جو اس کو غلام بنائے۔ یہ باتیں یاد رکھنی چاہئیں پس منظر کے طور پر۔ اس پس منظر میں میرا ذاتی استنباط یہ ہے اور حضرت مصلح موعود نے جہاں اس سے اختلاف فرمایا ہے آپ کا اپنا ایک فہم القرآن ہے جو بہت ہی گہرا ہے اور بہت ہی توقیر رکھتا ہے۔ اس سے نعوذ باللہ من ذالک اس مقام کو میں چیلنج نہیں کر رہا لیکن حضرت مصلح موعود نے جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے بعض جگہ اختلاف فرمایا حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا بھی فہم قرآن ایک خاص عظیم مرتبہ رکھتا تھا۔ اور بعض جگہ احمدی یہ بتاتے ہیں مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ایک تفسیر پیش فرمائی ہے حضرت مصلح موعود نے اس کے علاوہ کوئی دوسری فرمائی ہے۔ اس کو میں اختلاف تو نہیں کہتا۔ مختلف تفاسیر ہیں۔ لیکن خلفاء کا آپس میں اختلاف بھی جائز ہے۔ میرے نزدیک قرآن کریم سے جہاں تک میں سمجھا ہوں بیویوں کے علاوہ ماملکت ایمانہم کا ذکر ہے یہاں وہی لوگ ہیں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں کہ جنگی قیدی کے طور پر عورتیں تقسیم ہوتی تھیں۔ اور ان کی دیکھ بھال کی ذمہ داری خاندانوں پر ڈالی جاتی تھی۔ ان کے خاوند قتل ہو چکے یا باہر رہے۔ عورتیں الگ آ گئیں۔ ان کو اگر معاشرہ میں جذب نہ کیا جائے اور کھلی چھٹی دیدی جائے تو اس صورت میں بہت سی بے حیائی پھیل سکتی تھی تو خدا تعالیٰ نے اس کا علاج یہ فرمایا کہ بے حیائی کی بجائے اپنے امر سے خاص شرطوں سے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ اپنی قیدی خواتین سے اس حد تک تعلقات قائم کر سکتے ہو کہ معاشرہ بد نہ ہو۔ گھر میں الجھن پیدا نہ ہو۔ بیویوں کی خاوندوں سے چپقلش نہ ہو۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔ تو کئی قسم کے مسائل ہیں۔ ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان اپنے تصور میں معاشرے کی اقدار کو لا سکتا ہے۔ اس کی الجھنوں کو لا سکتا ہے تو میرے نزدیک تو بہت ہی اعلیٰ اور پاکیزہ حکم تھا کہ بجائے اس کے کہ ایک انسان کی آزمائش اس حد تک ہو کہ وہ بے راہ روی اختیار کر کے خدا کا باغی بھی بنے اور سارے معاشرے کو گندہ کرے۔ خاص حدود کے تابع ان کے ساتھ تعلقات کی اجازت بطور شادی شدہ جوڑے کے دے دی اور اس کو آپ اس لئے ناجائز نہیں کہہ سکتے کیونکہ شریعت کے جواز یا عدم جواز کا تعلق محض امر الٰہی سے ہے۔ جب امر الٰہی آ گیا تو اس میں یہ بحث کرنا کہ بیوی کے علاوہ خدا نے کیوں جائز قرار دیا ہے۔ خدا مالک ہے۔ تم کون ہوتے ہو ان باتوں میں دخل دینے والے خدا جو چاہے کرتا ہے۔ اس لئے میرے نزدیک یہ حرام حلال کی بحث نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی مالکیت اور ملکیت کا ایک اظہار ہے اس نے جہاں ایک کی بجائے چار کی اجازت دی ہے وہاں اس کے علاوہ گھاردگرد کے ماحول کے جو مسائل ہیں ان کے حل کے لئے اور بھی اجازت دی ہے۔ مگر وہ شرطیں وہی ہوں گی۔ جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ ان شرطوں کی رو سے اس زمانہ میں کوئی انسان کسی کو غلام نہیں بنا سکتا۔ اس لئے یہ بحث ماضی کی بحث تو ہے۔ موجودہ حالات پر اطلاق پانے والی نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک وہ جنگ نہ ہو جو شریعت کے لحاظ سے جہاد کہلائے اور جو ایک مسلمان پر ٹھونسی جائے اور اس کے نتیجہ میں جو غلام اور ایسی عورتیں جو لونڈیاں کہلاتی ہیں پیدا ہوں۔ اس وقت تک یہ احکام جو ہیں یہ ماضی کے ایک خاص دور سے تعلق رکھتے ہیں جہاں کی اس وقت کی مجبوریاں تھیں۔ اور چونکہ خدا نے دوسرے رستے بند فرما دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کو پکڑ کر بیچنے کا حکم قطعاً حرام قرار دے دیا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ اب ہم بنی بنائی غلام عورتیں خرید لیں یہ بالکل ناجائز بات ہے۔ ہندوستان سے بعض عرب ان کی غربت سے فائدہ اٹھا کر لے کے آتے ہیں صراحتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی خلاف ورزی ہے کسی انسان کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ عام حالات میں کسی کو پکڑے اور غلام کے طور پر بیچ دے۔ اس لئے یہ علمی بحث ہے خاص حالات سے تعلق رکھنے والی ہے۔

ایک اور بحث بھی ہے جو اس کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ آئندہ اگر ایسے حالات پیدا ہوں اور اس زمانہ میں مسلمانوں پر حملہ کرنے والی قوم اس رنگ میں حملہ کرے کہ جہاد فرض ہو جائے۔ ایسی قوم اگر مسلمان عورتوں سے ان قیدیوں سے شرافت کا سلوک کرے۔ ان سے اچھا معاملہ کرے۔ اور مسلمان کہیں کہ جی ہمیں اجازت ہے کہ ہم ان سے وہ سلوک کریں جو لونڈیوں سے کیا جاتا ہے۔ تو یہ سراسر ظلم ہوگا۔ اور مسلمان عورتوں کی عزتوں پر ظلم کا ہاتھ اٹھانے پر اکسانے کے مترادف ہوگا۔ اس لئے عقل سلیم سے کام لینا چاہئے۔ یہ ایسے احکامات ہیں جن کا اس وقت کے رائج معاشرے سے تعلق ہے۔ اور رائج دستور اور اقتصادی باہمی دوطرفہ تعلقات سے اس کا ایک تعلق ہے اس لئے وہاں یہ بات مفہوم کے اندر داخل ہے کہ یہ اجازت دین نے اس لئے دی کہ مقابل پر مسلمان عورتوں سے وہ ایسا ہی بلکہ اس سے بدتر سلوک کرتے تھے۔ اس لئے اسلام کی اجازت بہت ہی مہذب ہے اس کے مقابل پر جو دشمن سلوک کیا کرتا تھا۔ پس اس پہلو سے دوطرفہ تعلق کا جو معاملہ ہے اس میں جائز یا ناجائز کی بحث صرف یہ اٹھتی ہے کہ عقل سلیم کا کیا تقاضا ہے قومی مفادات میں جائز سے فائدہ اٹھایا جائے یا نہ اٹھایا جائے۔ اگر آپ [illegible] سے فائدہ اٹھا کر مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کا موجب بن جاتے ہیں تو یہ خودکشی کے مترادف ہے۔ یہاں جائز ناجائز کی بحث نہیں۔

سوال: ہمارے ہمسائے ختم یا قل وغیرہ کرواتے رہتے ہیں۔ اور کھانے پینے کی چیزیں وہ اس طرح تقسیم کرتے ہیں بقول ان کے کہ نہ تو وہ صدقہ ہوتے ہیں نہ خیرات۔ نہ ہی اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر وہ چیزیں پکائی جاتی ہیں ان حالات میں ان اشیاء کو قبول کر کے کھا لینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ تو بڑا خطرناک اور لپیٹ کر کیا ہوا سوال ہے۔ اس کے اندر ایسے نکات ہیں کہ ان کو نظر انداز کریں گے تو کئی قسم کی جماعت میں رسمیں پھیل جائیں گی۔ ہم نے ان رسوم کے خلاف جہاد کیا ہے۔ اور کرتے رہیں گے۔ یہ جتنی رسمیں آپ نے بیان فرمائیں یہ تمام وہ ہیں جن کا کوئی وجود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھا۔ نہ آپ کے خلفاء کے زمانہ میں تھا۔ خلفاء راشدین کے زمانہ میں۔ نہ ان صدیوں میں پایا جاتا ہے جو روشن صدیاں ہیں۔ پس یہ کہنا کہ کھانا خدا کے سوا کسی اور کے لئے نہیں کیا جا رہا اس لئے حرام نہیں ہے یہ الگ بات ہے، حرام حلال کی بحث کو سر دست ایک طرف رکھیں یہ سوال ہے کہ کیا ان رسموں کے خلاف جماعت احمدیہ نے جہاد کرتے رہنا ہے یا چھوڑ دینا ہے۔ اگر جہاد کرنا ہے تو ان کا کھانا کھا کر اس جہاد کے خلاف پھر کوشش شروع کرنیوالی بات ہو جائے گی۔ اب یہ جہاد سے متصادم رجحانات پیدا کرنے کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوگا۔ اب ایک طرف وہ ان کو کہیں گے کہ بہت بری بات ہے۔ دوسری طرف اس بری بات کے نتیجہ میں آپ کو کھانے کو کچھ مل جائے تو کھالیں یہ بہت گھٹیا بات ہے۔ آپ ان سے کہیں کہ ہم اس وجہ سے اس کو جائز نہیں سمجھتے۔ مناسب نہیں سمجھتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائم کردہ معاشرہ میں ان چیزوں کا وجود نہیں تھا۔ ہمیں دین کی پاکیزہ نورانی اصلیت کی طرف لوٹنا چاہئے۔ لیکن اگر وہ غیر اللہ کے نام پر نہیں ہے۔ جب کہ بسا اوقات ہوتا ہے۔ اور وہ تفریق کرنا احمدیوں کے لئے عامۃ الناس کے لئے بہت مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے ویسے بھی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ لیکن اگر وہ غیر اللہ کے نام پر نہیں ہے تو آپ کو حرام کہنے کا حق نہیں ہے۔ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ ان کو کھول کر سمجھ لیں۔ ان باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ جو شرطیں آپ نے بیان کی ہیں اگر وہ واقعۃً درست ہیں، سو فیصدی درست ہیں ان میں شک ہے کہ یہ درست ہوں۔ کیونکہ اکثر اوقات مجھے پتہ ہے کہ بعض پیروں فقیروں کے نام پر چڑھایا جاتا ہے جو غیر اللہ کی طرف چیزیں بھیجنے کے مترادف ہے ان کی رضا کی خاطر نہ کہ اللہ کی رضا کے لئے تو اس لئے اس بحث کو چھوڑتے ہوئے اگر یہ درست ہے تو ایسے کھانے کو حرام نہیں کہا جا سکتا۔ مگر عقل کے خلاف ہے اس کو قبول کر کے کھانا، کیونکہ آپ نے جو پاک غرض کی خاطر ایک مہم شروع کی ہے۔ دین کو ہر پہلو سے اس کی اصلیت کی طرف لوٹا کر اسی کے مطابق دین پر عمل کیا جائے۔ یہ اس مہم کی روش کے اس کے رخ کے خلاف بات ہوگی۔

گناہ کے چھوڑنے کا طریق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

انسان جب فسق و فجور میں پڑ جاتا ہے تو پھر ان لذات کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ اس کے چھوڑنے کی ایک ہی راہ ہے کہ گناہ کی معرفت انسان کو ہو اور یہ معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ گناہ پر سزا دیتا ہے حیوان بھی جب معرفت پیدا کر لیتا ہے کہ یہ کام کروں گا تو سزا ملے گی تو وہ بھی اس سے بچتا ہے۔ کتے کو بھی اگر ایک چھڑی دکھائی جائے تو وہ بھاگتا ہے اور دہشت زدہ ہو جاتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انسان انسان ہو کر خدا تعالیٰ سے اتنا بھی نہ ڈرے جتنا ایک حیوان سونے سے ڈرتا ہے۔ بھیڑیئے کے پاس اگر بکری باندھ دی جائے تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی۔ کیا اس بھیڑیئے جتنی دہشت بھی خدا کی نہیں ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 101)

رفقاء حضرت مسیح موعود کے حالات درکار ہیں

مندرجہ ذیل رفقاء حضرت مسیح موعود کے بارہ میں حالات کا علم نہیں ہوسکا۔احباب سے درخواست ہے کہ ان بزرگوں کے بارہ میں جس قدر معلومات ہوں یا ان کی اولاد کے بارہ میں علم ہو تو ادارہ ماہنامہ انصاراللہ کو ان کے پتہ جات سے مطلع فرماویں۔(ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ)

(نوٹ) نمبر شمار بمطابق فہرست انجام آتھم دیئے گئے ہیں۔

16	حضرت مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی رہتاس جہلم
18	حضرت میاں عبدالخالق رفوگر۔امرتسر
44	حضرت سید محمد عسکری خان صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ الہ آباد
45	حضرت مرزا محمد یوسف بیگ صاحب سامانہ پٹیالہ
46	حضرت شیخ شہاب الدین صاحب لودیانہ
48	حضرت منشی حمیدالدین صاحب لودیانہ
49	حضرت میاں کرم الٰہی صاحب لودیانہ
50	حضرت قاضی زین العابدین صاحب خانپور سرہند
57	حضرت حاجی احمد صاحب بخارا
61	حضرت میاں عبداللہ صاحب ٹھٹھہ شیرکا
75	حضرت شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہانپوری
78	حضرت شیخ مولا بخش صاحب ڈنگہ گجرات
83	حضرت میاں عبداللہ خان صاحب برادر نواب خان صاحب جہلم
86	حضرت بابو محمد بخش صاحب ہیڈ کلرک چھاؤنی انبالہ
87	حضرت منشی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر لدھیانہ
88	حضرت منشی عبدالحق صاحب کرانچی والا لدھیانہ
92	حضرت مولوی فیض احمد صاحب لنگیاں والی گوجرانوالہ
94	حضرت مولوی غلام صاحب امام عزیز الواعظین منی پور آسام
95	حضرت رحمٰن شاہ ناگپور ضلع چاندہ وردڑہ
97	حضرت منشی فتح محمد مع اہلبیت بزدار لیہ ڈیرہ اسماعیل خان
100	حضرت منشی پیر بخش صاحب مرحوم جالندھر
102	حضرت حاجی عصمت اللہ صاحب لودیانہ
104	حضرت منشی ابراہیم صاحب لودیانہ
105	حضرت منشی قمرالدین صاحب لودیانہ
109	حضرت منشی تاج محمد خان صاحب لودیانہ
110	حضرت سید محمد ضیاء الحق صاحب روپڑ
115	حضرت شیخ چراغ علی نمبردار تھہ غلام علی
116	حضرت محمد اسماعیل غلام کبریا صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہوی
117	احمد حسن صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہوی
118	حضرت سیٹھ احمد عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس

120	حضرت سیٹھ ابراہیم صاحب صالح محمد اللہ رکھا مدراس
121	حضرت سیٹھ عبدالحمید صاحب حاجی ایوب حاجی اللہ رکھا مدراس
122	حضرت حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل مدراس
123	حضرت سیٹھ محمد یوسف صاحب حاجی اللہ رکھا مدراس
124	حضرت مولوی سلطان محمود صاحب میلاپور مدراس
125	حضرت حکیم محمد سعید صاحب میلاپور مدراس
126	حضرت منشی قادر علی صاحب میلاپور مدراس
127	حضرت منشی غلام دستگیر صاحب میلاپور مدراس
128	حضرت منشی سراج الدین صاحب ترس کہیری مدراس
129	قاضی غلام مرتضٰی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفر گڑھ حال پنشنر
136	حضرت مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی کابلی
141	حضرت نصیرالدین صاحب لونی حال حیدرآباد
148	حضرت میرزا ابراہیم بیگ صاحب مرحوم سامانہ پٹیالہ
152	حضرت منشی اللہ بخش صاحب لودیانہ
153	حضرت حاجی ملا نظام الدین صاحب لودیانہ
154	حضرت عطاء الٰہی غوث گڑھ پٹیالہ
155	حضرت مولوی نور محمد صاحب مانگٹ۔پٹیالہ
156	حضرت مولوی کریم اللہ صاحب امرتسر
165	حضرت میاں اللہ دتہ صاحب جموں
168	حضرت مولوی حکیم نور محمد صاحب موکل
169	حضرت محمد بخش صاحب کوٹ قاضی
170	حضرت چوہدری شرف الدین صاحب کوٹلہ فقیر جہلم
172	حضرت مولوی محمد افضل صاحب کملہ گجرات
174	حضرت مولوی غلام جیلانی صاحب گھڑونواں جالندھر
180	حضرت میاں عبدالصمد صاحب نارووال
183	حضرت میاں محمد صاحب جہلم
185	حضرت میاں عباس خاں کھوہار گجرات
187	حضرت میاں اللہ دتا خان صاحب اڑیالہ جہلم
193	حضرت میاں علم الدین صاحب کوٹلہ فقیر جہلم
194	حضرت قاضی میر محمد صاحب کوٹ کھلیان
196	حضرت میاں سلطان محمد صاحب گوجرانوالہ

199	حضرت مولوی عنایت اللہ مدرس مانانوالہ
201	حضرت مولوی احمد جان صاحب مدرس گوجرانوالہ
202	حضرت مولوی حافظ احمد دین صاحب چک سکندر گجرات
203	حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کھیوال جہلم
206	حضرت سید محمود شاہ صاحب فتح پور گجرات
213	حضرت منشی امام الدین صاحب کلرک لاہور
218	حضرت عالم شاہ صاحب کھاریاں گجرات
223	حضرت میاں عبدالصمد صاحب سنور
224	حضرت منشی عطا محمد صاحب سیالکوٹ
229	حضرت ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹ
230	حضرت حکیم محمد دین صاحب سیالکوٹ
233	حضرت منشی محمد دین صاحب سیالکوٹ
235	حضرت میاں خدا بخش صاحب بٹالہ
237	حضرت محمد حسین صاحب لنگیاں والی گوجرانوالہ
243	حضرت منشی سرفراز خان صاحب جھنگ
246	حضرت حافظ محمد سعید صاحب بھیرہ حال لندن
258	حضرت مولوی حافظ محمد صاحب بھیرہ حال کشمیر
263	حضرت سید دلدار علی صاحب بلہور کانپور
264	حضرت سید رمضان علی صاحب بلہور کانپور
265	حضرت سید جیون علی صاحب پلول حال الہ آباد
266	حضرت سید فرزند حسین صاحب چاند پور الہ آباد
267	حضرت سید اہتمام علی صاحب موہر ونڈا الہ آباد
268	حضرت حاجی نجف علی صاحب کڑہ محلہ الہ آباد
269	حضرت شیخ گلاب صاحب کڑہ محلہ الہ آباد
270	حضرت شیخ خدا بخش صاحب کڑہ محلّہ الہ آباد
272	حضرت میاں عطا محمد صاحب سیالکوٹ
273	حضرت میاں محمد دین صاحب جموں
274	حضرت میاں محمد حسن صاحب عطار لدھیانہ
275	حضرت نیاز علی صاحب بدایون حال رامپور
276	حضرت ڈاکٹر عبدالشکور صاحب سرسہ
277	حضرت شیخ حافظ الدین صاحب بی اے جھاوریاں
280	حضرت مولوی عبدالحکیم صاحب دہاروار علاقہ بمبئی
282	حضرت عبدالرحمٰن صاحب پٹواری۔سنوری
283	حضرت برکت علی صاحب مرحوم تھہ غلام نبی
284	حضرت شہاب الدین صاحب تھہ غلام نبی
286	حضرت مولوی غلام حسن مرحوم دینانگر
287	حضرت نواب دین صاحب مدرس دینانگر
291	حضرت سید محمد آفندی ترکی
292	حضرت عثمان عرب صاحب طائف شریف

293	حضرت عبدالکریم صاحب مرحوم چمارو
294	حضرت عبدالوہاب صاحب بغدادی
296	حضرت عبدالعزیز صاحب عرف عزیز الدین ناسنگ
298	حضرت محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس کالکا ریلوے
299	حضرت احمد دین صاحب چک کھاریاں
303	حضرت شیخ حرمت علی صاحب کراری الہ آباد
304	حضرت میاں نور محمد صاحب غوث گڑھ پٹیالہ
306	حضرت حسینی خاں صاحب الہ آباد
307	حضرت قاضی رضی الدین صاحب اکبرآباد
308	حضرت سعداللہ خان صاحب الہ آباد
309	حضرت مولوی عبدالحق صاحب ولد مولوی فضل حق صاحب مدرس سامانہ پٹیالہ
310	حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم محافظ دفتر پولیس جہلم
311	حضرت رجب علی صاحب پنشنر ساکن جھونسی کہنہ ضلع الہ آباد
312	حضرت ڈاکٹر سید منصب علی صاحب پنشنر الہ آباد
313	حضرت میاں کریم اللہ صاحب سارجنٹ پولیس جہلم

ایٹمی ری ایکٹر

جوہری یا ایٹمی توانائی آج کے دور کی طاقتور ترین توانائی ہے۔اس توانائی سے بے حساب حرارت اور روشنی پیدا ہوتی ہے جسے ایٹمی ری ایکٹر کے ذریعے برقی توانائی میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ پہلا ایٹمی ری ایکٹر 2 دسمبر 1942ء کو شکاگو یونیورسٹی میں ایک اطالوی سائنسدان انریکوفری اور اس کے ساتھیوں نے ایجاد کیا تھا۔اس ری ایکٹر میں گریفائٹ کے بلاک اور یورینیم کی کچھ مقدار سے ایٹمی زنجیری تعامل پیدا کیا گیا تھا۔ اس ری ایکٹر کی کامیاب ایجاد کے بعد کئی دوسرے سائنسدانوں نے اس سے بڑے اور بہتر ری ایکٹر بنائے۔ پہلا افزودگی (Breeder) والا ری ایکٹر امریکہ ہی میں 1951ء میں تیار کیا گیا۔اس میں تابکار مادے کو افزودہ کرنے کی صلاحیت تھی۔1954ء میں ایٹمی ری ایکٹر کی مدد سے ایٹمی توانائی سے چلنے والی دنیا کی پہلی آبدوز "ناٹیلس" تیار کی گئی پھر 1955ء میں محدود پیمانے پر عوام کے لئے ایٹمی ری ایکٹر سے برقی توانائی پیدا کی جانے لگی۔جبکہ وسیع پیمانے پر ایٹمی ری ایکٹر سے بجلی پیدا کرنے کا تجربہ 1956ء میں برطانیہ میں کیا گیا۔پاکستان میں برقی طاقت حاصل کرنے کے لئے ایٹمی ری ایکٹر 1972ء میں کینیڈا کی مدد سے نصب کیا گیا۔ 1983ء میں پاکستان نے اپنا دوسرا ایٹمی ری ایکٹر چشمہ ری ایکٹر کے نام سے نصب کرنے کے لئے ٹینڈر طلب کئے مگر امریکی دباؤ کی وجہ سے ناکامی ہوئی۔

ملک وزیر خان ساجد صاحب

تاریخ وقف جدید کا ایک ورق

زمینوں کا وقف

بانی وقف جدید حضرت مصلح موعود نے تحریک وقف جدید کے اخراجات کے سلسلے میں احمدی زمینداروں کو اپنی دس دس ایکڑ زمین وقف کرنیکی تحریک فرمائی۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت تحریک کی کامیابی کے لئے بہت سارے احمدی زمینداروں نے اپنی اپنی توفیق کے مطابق لبیک کہا۔ جو جماعت احمدیہ کا خلافت احمدیہ کے ساتھ والہانہ عشق اور محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت مصلح موعود نے تحریک وقف جدید کے لئے زمینوں کے وقف کے لئے تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

''ہر علاقہ کے زمینداروں کو تحریک کریں گے کہ وہ آٹھ دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کریں۔اس زمین میں ہم باغ لگوا دیں گے۔بعض علاقوں میں بڑے بڑے زمیندار احمدی ہیں۔ان کے لئے اس قدر زمین وقف کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے پھر واقف زندگی اس زمین سے اس قدر پیداوار کرسکتا ہے جو اسے کفایت کرسکے''۔(روزنامہ الفضل 16 فروری 1958ء)

پھر حضور نے فرمایا:۔

''چک منگلا اور چنڈ بھروانہ کی طرف سے جو احمدی ہوئے ہیں ان میں سے بالعموم جو یہاں آتا ہے وہ کہتا ہے میری زمین 8 مربع ہے اور دوسرا کہتا ہے میری زمین سولہ مربع ہے تیسرا کہتا ہے میری زمین 40 مربع ہے۔ 8 مربع زمین سے کم تو کسی نے بھی زمین نہیں بتائی۔اور جس احمدی کے پاس 8 مربع زمین ہو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ دوسو ایکڑ زمین کا مالک ہے۔اور جس کے پاس 40 مربع زمین ہے اس کے پاس ایک ہزار ایکڑ زمین ہے اس قدر زمین میں سے 8 ایکڑ اس سکیم کے لئے وقف کونسی مشکل بات ہے''۔

(الفضل 16 فروری 1958ء)

پھر حضور نے فرمایا کہ:۔

''میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے معزز زمیندار کراچی سے لے کر پشاور تک اپنے گاؤں کے اردگرد دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کردینگے اس میں یہ واقفین کھیتی باڑی کریں گے اور اس سے سکیم کو چلانے میں بہت مدد دینگے''۔

(الفضل 7 جنوری 1958ء)

احمدی زمینداروں کا والہانہ لبیک

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدی زمینداروں نے اس تحریک میں بھی حسب سابق لبیک کہا۔ چنانچہ

ان مخلصین کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

''اس سکیم میں چوہدری سر ظفر اللہ خان نے جہاں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کی طرف سے چندہ لکھوایا ہے،وہاں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کراچی کے پاس ٹھٹھہ میں میری زمین ہے اس میں سے میں اس سکیم کے ماتحت دس ایکڑ زمین وقف کرتا ہوں دس ایکڑ میں خود ضلع تھرپارکر یا حیدرآباد کے ضلع میں وقف کروں گا۔ابھی تو اور بھی بہت سے احمدی زمیندار ہیں جو اس غرض کے لئے اپنی زمین وقف کرسکتے ہیں۔ پھر ایک ایک دو دو ایکڑ دے کر کئی احمدی مل کر بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں بہرحال چوہدری صاحب کی زمین اور میری وقف شدہ زمین میں دو مرکز بنائے جائیں گے تیسرا مرکز ضلع مظفرگڑھ میں بنے گا۔ وہاں کے ایک نوجوان نے لکھا ہے کہ میرا ایک مربع زمین ہے جو مجھے فوجی خدمات کے صلہ میں ملا ہے وہ مربع میں آپ کی سکیم میں دیتا ہوں''۔(الفضل 16 جنوری 1958ء)

نیز دو اور مخلصین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ایک باندھی (سندھ) کے رئیس حاجی عبدالرحمان صاحب ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ میری زمین میرے غیر احمدی رشتہ داروں سے مشترک ہے اس کو میں تقسیم تو نہیں کرسکتا مگر میں یہ کرونگا کہ دس ایکڑ زمین میں خود خرید کردے دونگا۔ پھر ایک اور دوست نے لکھا ہے کہ میرے پاس دو مربع زمین ہے اس میں سے جتنی زمین کی ضرورت ہو میں دینے کے لئے تیار ہوں''۔

نیز اسی خطبہ میں مزید فرمایا کہ:۔

غرض اب تک پانچ زمینیں آچکی ہیں۔ ملتان والے بھی کہہ کر گئے تھے کہ دو تین جگہیں ہمارے ضلع میں بھی مل جائیں گی۔ کیونکہ بہت سے مربعوں والے ہمارے علاقہ میں ہیں اور بڑے بڑے زمیندار ہیں اگر وہ ایک ایک ایکڑ بھی دیں تو کافی جگہیں ہو جائینگی۔

(الفضل 21 جنوری 1958ء)

حضرت مصلح موعود نے سب سے پہلے خود اپنی طرف سے تحریک وقف جدید کیلئے اپنی دس ایکڑ زمین وقف فرمائی جس کے بعد بہت سارے احمدی زمینداروں نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے آمین۔

ان کی اولادوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور اسلاف کی قربانیوں اور عمدہ مثالوں کو زندہ کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 34519 میں عبدالرؤف ولد عبدالغفور قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالرؤف ولد عبدالغفور دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خان وصیت نمبر 17545 گواہ شد نمبر 2 عبدالغفور ولد برکت اللہ دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 34520 میں مقصود احمد اٹھوال ولد بشیر احمد اٹھوال قوم جٹ اٹھوال پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان برقبہ 5 مرلے واقع محلہ نصیر آباد حلقہ عزیز غالب ربوہ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3288 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مقصود احمد اٹھوال ولد بشیر احمد اٹھوال نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 صوفی احمد یار وصیت نمبر 28735 گواہ شد نمبر 2 چوہدری رشید احمد ولد محمد اسماعیل نصیر آباد ربوہ

مسل نمبر 34521 میں عبدالرشید شیخ ولد شیخ عبدالرحمٰن قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔قومی بچت میں سرٹیفکیٹ مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔نقد رقم -/2000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت منافع از سرٹیفکیٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالرشید شیخ ولد شیخ عبدالرحمٰن ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نعمت اللہ شمس ولد امام دین گوندل ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وڑائچ ولد عطاء محمد ناصر آباد شرقی ربوہ

مسل نمبر 34522 میں وسیم احمد چوہدری ولد حفیظ احمد شاہد قوم جٹ بھٹہ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 94 تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد وسیم احمد چوہدری والد حفیظ احمد شاہد کوارٹر نمبر 94 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد شاہد ولد موصی گواہ شد نمبر 2 ضیاء الرحمٰن ولد حکیم عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم 3/3 دارالنصر غربی ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 6 دسمبر 2002ء

وقت	پروگرام
12-30 a.m	عربی سروس
1-35 a.m	المائدہ
2-05 a.m	تقریر
2-35 a.m	سفر ہم نے کیا
3-45 a.m	مجلس سوال و جواب
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-00 a.m	گلدستہ "عید پروگرام"
6-30 a.m	مجلس عرفان اردو
7-30 a.m	چلڈرنز کلاس سپیشل عید پروگرام
9-50 a.m	سنٹرل لندن کی سیر
10-50 a.m	تلاوت قرآن کریم
11-00 a.m	عالمی خبریں
11-30 a.m	اردو کلاس
12-30 p.m	خطبات عید کی جھلکیاں 1997ء تا 2001ء
1-00 p.m	ایک شام عبید اللہ علیم کے ساتھ
2-00 p.m	عید ملن پروگرام
3-00 p.m	انڈونیشین سروس سپیشل عید پروگرام 2002ء
4-15 p.m	خطبہ عید
4-45 p.m	انٹرویو
6-00 p.m	خطبہ جمعہ
6-30 p.m	بنگلہ سروس
7-40 p.m	خطبہ عید
8-10 p.m	انٹرویوز
9-00 p.m	خطبہ جمعہ
9-15 p.m	چلڈرنز عید سپیشل پروگرام 2002ء
10-15 p.m	فرانسیسی سروس عید سپیشل
11-15 p.m	جرمن سروس

ہفتہ 7 دسمبر 2002ء

وقت	پروگرام
12-20 a.m	عربی سروس سپیشل پروگرام عید 2002ء
1-25 a.m	خطبہ عید
2-05 a.m	سپیشل عید پروگرام
3-05 a.m	خطبہ جمعہ
3-20a.m	اردو کلاس
4-15 a.m	مشاعرہ
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ درس حدیث۔ عالمی خبریں
6-00 a.m	خطبہ عید
6-30 a.m	انٹرویوز
7-30 a.m	خطبہ جمعہ
7-45 a.m	چلڈرنز عید پروگرام
8-45 a.m	عید ملن پروگرام
9-40 a.m	اردو کلاس
10-40 a.m	ہالینڈ کی سیر
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم
11-15 a.m	عالمی خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	فرنچ سپیشل عید پروگرام
1-40 p.m	مشاعرہ
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	کہکشاں پروگرام
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
5-50 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	چلڈرنز کارنر
9-05 p.m	فرانسیسی پروگرام
10-05 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 8 دسمبر 2002ء

وقت	پروگرام
1-15 a.m	عربی سروس
2-15 a.m	یسرنا القرآن سیکھئے
2-40 a.m	مجلس سوال و جواب
3-40 a.m	چلڈرنز کلاس 7-12-2002
4-55 a.m	جرمن احباب سے ملاقات 10-7-2002
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' سیرت النبیؐ' عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-40 a.m	گفتگو
8-20 a.m	خطبہ جمعہ
9-20 a.m	تاریخ احمدیت کوئز
10-00 a.m	لجنہ ملاقات
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ عالمی خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	سپینش سروس
1-55 p.m	محفل غزل
2-30 p.m	کوئز پروگرام
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	گفتگو
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' سیرت النبیؐ' عالمی خبریں
6-00 p.m	مجلس عرفان
7-00-p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	لجنہ ملاقات
9-05 p.m	خطبہ جمعہ
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 9 دسمبر 2002ء

وقت	پروگرام
12.15 a.m	عربی سروس
1-45 a.m	مجلس سوال و جواب
3-00 a.m	محفل غزل
3-35 a.m	سفر ہم نے کیا "سوات کی سیر"
4-00 a.m	ینگ لجنہ ملاقات
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز پروگرام
6-25 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	کوئز پروگرام
8-05 a.m	اردو کلاس
9-10 a.m	چائنیز پروگرام
10-00 a.m	فرنچ سروس
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	چائنیز سروس
1-25 p.m	خواتین سے حسن سلوک
2-25 p.m	مجلس سوال و جواب
3-20 p.m	خطابات امام
3-45 p.m	انڈونیشین سروس
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
5-50 p.m	اردو کلاس
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرنچ سروس
9-55 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	لقاء مع العرب
11-00 p.m	عربی سروس

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع گجرات لکھتے ہیں خاکسار کی کزن مکرمہ امتہ السلام تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر غوری صاحب کے دل کا آپریشن Brompton ہسپتال لندن میں ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ اُن کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق انچارج پہریداران دفتر خزانہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی صحت بدستور علیل چلی آرہی ہے میری بیوی بغرض علاج بیلجیم میں مقیم ہے صحت بفضلہ تعالیٰ بہتری کی طرف مائل ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہم دونوں کو کامل صحت عطا کرے۔

مکرم طیب احمد زاہد صاحب دفتر وقف جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب ارشد صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال کچھ روز سے بیمار چلے آرہے ہیں اور ساتھ کچھ مسائل کی وجہ سے پریشان ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم رانا عبدالغفار خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا لکھتے ہیں۔ خاکسار کے پوتے دانیال احمد خاں نے پونے پانچ سال کی عمر میں اور نواسی نائمہ حما خان نے پونے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کیا ہے۔ دونوں بچے جرمنی میں مقیم ہیں۔ ان کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبدیلی تاریخ کمپیوٹر کورس

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورسز کا آغاز کیا جارہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند اپنی درخواستیں 8 دسمبر 2002ء تک دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروادیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

1۔ ٹائپنگ اردو۔ انگلش
دورانیہ 1 ماہ — فیس کورس -/300 روپے

2۔ ونڈوز کا تعارف
دورانیہ 1 ماہ — فیس کورس -/300 روپے

3۔ کمپوزنگ (انگریزی۔ اردو)
Inpage,MS Word
دورانیہ 2 ماہ — فیس کورس -/1000

4۔ ای کامرس
Html,VBScript,ASP
دورانیہ 3 ماہ — فیس کورس -/3000

انٹرویو 9 دسمبر 2002ء کو 9 بجے صبح ہوگا اور نتائج کا اعلان اسی روز دوپہر 2:30 بجے کیا جائے گا۔ پہلے دو کورسز صبح کے وقت جبکہ تیسرا اور چوتھا کورس شام کے وقت ہوگا۔

(شعبہ کمپیوٹر خدام الاحمدیہ پاکستان)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	4-دسمبر	زوال آفتاب	11-58
بدھ	4-دسمبر	غروب آفتاب	5-07
جمعرات	5-دسمبر	طلوع فجر	5-26
جمعرات	5-دسمبر	طلوع آفتاب	6-51

☆صوبہ سرحد کے گیارہ وزراء نے حلف اٹھالیا ہے- جس کے بعد صوبائی حکومت کے وزراء کی تعداد 12 ہوگئی ہے-

☆بلوچستان کے نومنتخب وزیراعلیٰ جام یوسف کو صوبائی اسمبلی کے ارکان کی بھاری اکثریت نے اعتماد کا ووٹ دے دیا ہے-

☆روسی صدر ولادی میر پیوٹن نے کہا ہے کہ روس اور بھارت نیوکلیئر پاور پلانٹ تعمیر کر رہے ہیں- حساس ہتھیار بھی بنائے جا رہے ہیں- روسی صدر بھارتی ٹی وی چینل سے بات چیت کر رہے تھے-

☆پاکستان اپنا پہلا مواصلاتی سیارہ ''پاک سیٹ ون'' 4دسمبر کو خلا میں بھجوانے کے لئے روانہ کرے گا-

☆مجلس عمل کی انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ کسی بھی صورت میں نہ تو اپنے اصولوں سے انحراف کرے گی اور نہ ہی غیر مشروط طور پر حکومت کی حمایت کرے گی-فوجی وردی کے ساتھ صدر آئین کی خلاف ورزی ہے-

☆پاکستان نے اسرائیل کے ہاتھوں تین فلسطینی بچوں کی ہلاکت اور اقوام متحدہ کے ایک اہلکار کو گولیوں کا نشانہ بنانے کی شدید مذمت کی ہے-

☆سندھ اسمبلی کا افتتاحی اجلاس بلانے میں تاخیر کے باعث الیکشن کمیشن نے سینٹ کے الیکشن کیلئے تیار کردہ شیڈیول کا اجراء روک دیا ہے-

☆کھرڑیانوالہ کے قریب کار اور بس میں خوفناک تصادم ہوا جس سے کار میں سوار سات افراد ہلاک ہوگئے- بس ڈرائیور موقع پر فرار ہوگیا-

☆وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ ناانصافی کی حد ہوگئی ہے پولیس ٹھیک ہو جائے سیاستدان مداخلت بند کردیں- اگر خود کو تبدیل نہیں کرنا تو کوئی دوسرا راستہ اختیار کرلیں-

☆بھارتی وزیراعظم نے کہا ہے کہ پاکستان کے جوہری ہتھیار شدت پسندوں کے ہاتھ لگنے کا خطرہ ہے-

☆صدر مملکت جنرل مشرف نے نئی حکومت سے کہا ہے کہ وہ یونیورسٹی آرڈیننس ختم نہ کرے وگرنہ اس کی مخالفت کرنے والے چند مفاد پرست عناصر واپس آجائیں گے- اور ہمارے لئے کوئی راستہ نہیں بچے گا تاہم نئی حکومت اس آرڈیننس میں بہتری لاسکتی ہے-

آپ کے عطیہ خون سے قیمتی جان بچ سکتی ہے

بقیہ صفحہ 1

فیصل آباد نے پڑھائی اور پھر امیر صاحب ضلع کی سربراہی میں متوفیان کی نعشیں دارالضیافت ربوہ پہنچیں بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ان سب مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی- اور قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی- خدام ربوہ نے جملہ انتظامات بطریق احسن سرانجام دیئے- مرحومین کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

☆ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم قریشی عطاء اللہ صاحب دارالرحمت وسطی عمر 70 سال- آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اور آجکل اپنے بیٹے مکرم رفعت محمود صاحب کے ہاں مقیم تھیں-

☆ ٹیکسٹائل انجینئر مکرم رفعت محمود ہاشمی صاحب مل مینیجر اعجاز سپنگ مل نزد شیخوپورہ ابن مکرم قریشی عطاء اللہ صاحب عمر 37 سال آپ کی رہائش مل کے اندر ہی تھی-

☆ مکرمہ شازیہ محمود صاحبہ بی اے بی ایڈ اہلیہ مکرم رفعت محمود ہاشمی صاحب بنت مکرم پروفیسر امان اللہ قریشی صاحب فیصل آباد ابن قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر عمر 30 سال-

☆ ماہ نور بنت رفعت محمود ہاشمی صاحب عمر 5 سال-

☆ مناحل محمود بنت رفعت محمود ہاشمی صاحب عمر 8 ماہ-

☆ مکرم قریشی عبدالجلیل صاحب سینئر ٹیچر ریلوے سکول لاہور ابن مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم برادر مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر عمر 54 سال مقیم آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور- آپ قریشی عطاء اللہ صاحب مرحوم کے داماد اور بھتیجے تھے-

☆ مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عبدالجلیل صاحب بنت مکرم قریشی عطاء اللہ صاحب مرحوم عمر 44 سال- آپ نے اپنی یادگار میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں - بیٹا MCS ہے اور بیٹیاں ایف-اے اور بی-اے کی طالبہ ہیں-

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین کو اس المناک حادثہ کے صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین

اعلان تعطیل

حکومت نے عیدالفطر کے موقع پر 5 تا 7 دسمبر 2002ء کی تعطیلات کا اعلان کیا ہے- اس لئے ان ایام میں الفضل شائع نہیں ہوگا- احباب جماعت اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں-

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61